انوار الاذکیا

(ترجمہ)

تذکرۃ الاولیا

باہتمام کمترین حقیر سراج علی محمد احمد ... تجاوز اللہ عن ذنبہ الخفی والجلی

در مطبع مجیدی واقع کانپور مطبوع شد

اپنی علما رح اور اولیا رح اور انبیا کی جان پاک کے طفیل سے اس قوم سے شرمندہ مت کیجیو اور اس خاص حمت سے کہ ابن جوہری ہے بے نصیب نہ فرمائیو اور اس کتاب کو درجہ قرب کا ذریعہ کیجیو نہ سبب دوری کا اور بیشک تو مالک قبولیت کا ہے - اور اب ہم ان بزرگون کے نام کہ اس کتاب مین ہین - چھیانوے باب مین بیان کرتے ہین - اللہ کے احسان سے اور اوسکی بخشش سے

فہرست ابواب

عجیب حالت ہوگئی۔ **نقل** ہے کہ اُس روز کہ شیخ کا جنازہ اُٹھایا بہت خلق جمع تھی اور فریاد وآہ وزاری کرتی تھی ایک جہود نے جسکی عمر ستر برس کی تھی جب وہ شور وغوغا سُنا باہر آیا تاکہ دیکھے کہ کیا حال ہے جب جنازہ اُسکے قریب پہونچا تو وہ شور کرنے لگا کہ لوگو جو کچھ کہ مین دیکھتا ہون تم بھی دیکھتے ہو لوگون نے کہا کہ تو کیا دیکھتا ہی کہا کہ فرشتے آسمان سے اُتر اُتر کر آپ کو اُسکے جنازے پر مل رہے ہین اور یہ کہتے ہی اُسنے کلمۂ شہادت پڑھا اور مسلمان ہوگیا حضرت ابو طلحہ مالکؒ کہتے ہین کہ سہل رحمۃ اللہ علیہ جس روز کہ مان کے پیٹ سے پیدا ہوی اور جس روز کہ وفات کی روزہ دار تھے اور حق تعالیٰ سے واصل ہوے ایسے ہی حال ہین کہ روزہ افطار نہ کیا تھا۔ **نقل** ہے کہ ایک روز حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ یارون کے ساتھ بیٹھے تھے ایک مرد سامنے سے آپ کے گذرا حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ مرد کچھ اسرار رکھتا ہی اتنے مین وہ مرد غائب ہوگیا بہت تلاش کیا نہ پایا جب حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ نے وفات کی ایک مُرید آپ کی قبر پر بیٹھا تھا وہی مرد گذرا مُرید نے اُسے دیکھکر کہا کہ ای خواجہ اس شیخؒ نے کہ یہان مدفون ہی کہا تھا کہ تو اسرار رکھتا ہی تجھے اُس خدا کے حق کی قسم کہ جسنے تجکو یہ اسرار عطا کیا ہے کہ کوئی کرامات ہمکو دکھا اُس مرد نے حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کی طرف اشارہ کیا کہ ای سہل کہو حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ نے بآواز بلند قبر مین کہا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ پھر اُس مرد نے کہا کہ ای سہلؒ کہتے ہین کہ اُس اہلِ قبر کے واسطے کہ جسنے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ کہا ہو قبر کا اندھیرا نہین ہوتا یہ سچ ہے حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ نے قبر کے اندر سے جواب دیا کہ راست ہے۔

اُنتیسوان۲۹ باب حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

اور ترسا کہتے تھے کہ ہم اور مسلمان کہتے تھے کہ ہم آپ کے خادم نے کہا کہ حضرت شیخ کی وصیت
یہ ہے کہ میرا جنازہ جو قوم کہ زمین سے اُٹھالیوے وہی میری تجہیز و تکفین کرے اور مین اُسی
قوم سے ہون چنانچہ پہلے جہود دن نے اُٹھایا نہ اُٹھا سکے پھر ترسا نے اُٹھایا وہ بھی نہ اُٹھا سکے
پھر اہل اسلام آئے اور اُٹھایا اور وہین مدفون کیا۔ نقل ہے کہ ایک روز آپ روزہ دار تھے
ظہر کی نماز کے وقت بازار مین سے گئے ایک سقا نے کہا کہ خدا رحمت کرے اُسپر جو یہ پانی پیوین۔
آپنے پانی لیکر پی لیا لوگون نے کہا آپ تو روزہ دار تھے آپنے فرمایا کہ ہان لیکن اُسکی دعا
سے مینے پانی پی لیا جب آپنے وفات کی آپ کو خواب مین دیکھا پوچھا خدای تعالیٰ نے آپکے
ساتھ کیا معاملہ کیا آپنے فرمایا کہ مجھے اُس سقا کی دُعا کی برکت سے بخشدیا اور محمد بن الحسین
رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مینے حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب مین دیکھا مینے
پوچھا کہ خداوند عزّ و جلّ نے آپکے ساتھ کیا معاملہ کیا آپ نے فرمایا کہ بخشدیا مینے کہا کہ زہد
اور ورع کی بدولت آپ نے فرمایا کہ نہین بلکہ ایک بات کی برکت سے کہ مینے سماک کے
بیٹے سے کوفے مین سُنی تھی کہ کہا جو کہ سب سے قطع تعلق کرکے خدا ہی کی طرف پھر جاتا ہے خدائے
تعالےٰ رحمت سے اُسکی طرف پھرتا ہے اور تمام خلق کو اُسکی جانب رجوع کرتا ہے اُسکی اِس
بات نے میرے دل مین اثر کیا اور مینے خدائے تعالےٰ کی طرف رجوع کی اور تمامی اشغال سے
دست بردار ہوا سوائے خدمت علی بن موسیٰ الرضا رضی اللہ عنہ کے اور اِس بات کو مینے
اُنسے بیان کیا اُنھون نے فرمایا اگر تو اِسپر عمل کرے گا تو یہ تیرے واسطے کافی ہے شیخ سری سقطی
نے کہا کہ مینے حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب مین عرش کے نیچے دیکھا مثل
اُس شخص کے کہ مدہوش ہو اور حق تعالیٰ کی طرف سے یہ ندا آئی کہ ای فرشتو یہ کون ہے
اُنھون نے کہا کہ بارِ خدایا تو دانا تر ہے فرمان آیا کہ معروف ہے کہ ہماری دوستی مین
بیخود ہوا ہے اب وہ ہمارے دیدار کے سوا ہوش مین نہ آئے گا اور سوائے ہمارے
دیدار کے اُسکو چین و آرام نہ آئے گا۔